اداریہ

سہ ماہی تحقیقی مجلّہ نور معرفت کا 70 واں شمارہ پیش خدمت ہے۔اس شمارے کا پہلا مقالہ " اسلامی اقتصادی تربیت کے تناظر میں پیداوار کے عناصر کا تجزیاتی مطالعہ " کے عنوان کے تحت اسلام کی اقتصادی تعلیمات کی روشنی میں پیداوار کے عناصر کا ایک جامع، تحلیلی اور تربیتی مطالعہ پیش کرتی ہے۔ مقالے کا بنیادی موضوع، اقتصادی پیداوار کے بنیادی وسائل کی الٰہی حیثیت کو اجاگر کرنا اور ان سے بھرپور، لیکن بجا استفادہ کرنے پر تاکید ہے۔ مقالہ کے مطابق، خداداد اقتصادی وسائل کا بجا اور بھرپور استعمال، انسان کی دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کی بجاآوری کے حوالے سے انسان مسئول ہے۔ یہ مقالہ اس امر کو بھی واضح کرتا ہے کہ غیر دینی اور غیر اسلامی اقتصادی نظامات، پیداوار کو محض منفعت جوئی تک محدود کرتے ہیں جس کے نتیجے میں فضول خرچی اور استحصال کو فروغ ملتا ہے۔ لیکن اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسان اقتصادی پیدوار کے وسائل سے ایسا استفادہ کرتا ہے جس کے نتیجے میں انسان کی اقتصادی زندگی میں اعتدال، خود کفالتی اور سماجی فلاح ایجاد ہوتی ہے۔ یہ مقالہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک ایسی تربیت کا فریم ورک پیش کرتا ہے جس سے نکل کر ایک طالب علم پیداوار کے وسائل کے درست استعمال کو اپنی اخلاقی، توحیدی زندگی کا حصہ بنا سکتا ہے۔

اس شمارے کا دوسرا مقالہ "جدید دور میں اسلامی تمدن کی تعمیر نو: چیلنجز، مواقع اور لائحہ عمل" کے عنوان کے تحت اسلامی تمدن کی تاریخی حیثیت کو اجاگر کرتے ہوئے اس تمدن کے زوال کے عوامل کا جائزہ لیتا ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق، ایک طرف مسلمانوں کے داخلی انتشار، فکری جمود اور سیاسی انحطاط نے اور دوسری طرف نوآبادیاتی دور کے اثرات نے اس عظیم تمدن کو زوال کی وادیوں میں دھکیلا۔ تاہم ہر دَور کی طرح، آج بھی اس عظیم اتمدن کی تعمیرِ نو ضروری ہے۔ یہ مقالہ اسلامی تمدن کی تعمیرِ نو کی راہ میں حائل رکاوٹوں کا جائزہ لیتے ہوئے اس تمدن کی برپائی کا ایک جامع لائحہ عمل بھی پیش کرتا ہے۔

اس شمارے کا تیسرا مقالہ "چوتھی صدی ہجری تک قدریہ کے خلاف بیان شدہ احادیث کا تاریخی-سیاسی پس منظر "کے عنوان کے تحت " قدریہ " نامی فکری—سیاسی تحریک کے وجود میں آنے اور اس کی سرگزشت کا جائزہ لیتا ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق، جہاں یہ تحریک، دراصل، حاکمانِ وقت کی آمرانہ پالیسیوں کے خلاف ردِّ عمل کے طور پر ابھری تو دوسری طرف، صاحبانِ اقتدار نے بھی اس تحریک کے اثر ورسوخ کو محدود کرنے کے لیے وسیع اور منظّم اقدامات کیے جس کے نتیجے میں اسلامی تاریخ کی پہلی چار صدیوں میں تشکیل پانے والا حدیثی ورثہ بری طرح متاثر ہوا۔ لہٰذا قدریہ اور اموی حکمرانوں کے مابین نزاع، دراصل، قدریہ کے عدالت پسندانہ ڈسکورس اور جبری فکر پر مبنی حکومتی ڈھانچے کے مابین ایک نظریاتی-سیاسی کشمکش کا آئینہ دار تھا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کا

حدیثی ورثہ تحریف کا شکار ہوا۔ اور اگر ہم اپنے حدیثی ورثے میں صحیح کو سقیم سے جدا کرنا چاہیں تو ہمیں پہلی چار صدیوں کی تاریخ کو مد نظر رکھنا ہوگا۔

اس شمارے کا چوتھا مقالہ "مزج اللغتين كآلية للإبداع الشعري: دراسة تحليلة مع نماذج تطبيقية من ديوان "أجناس الجناس"کے عنوان کے تحت مفتی محمد عباس شوستری کے دیوان "اجناس الجناس" کے اشعار کو بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے فنِ شعر گوئی میں "دو زبانی شعر" کی صنعت کے استعمال کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ مقالہ فارسی اور عربی کے باہمی امتزاج سے تخلیق شدہ اشعار کے نمونے سامنے رکھتے ہوئے یہ ثابت کرتا ہے کہ اگر اس فن کو پوری مہارت کے ساتھ استعمال میں لا جائے تو اس سے نہ فقط شعر کے ظاہری حسن میں اضافہ ہو جاتا ہے، بلکہ اس سے شعر کی بلاغی تاثیر بھی دوچنداں ہو جاتی ہے۔ ضمنی طور پر یہ مقالہ مفتی محمد عباس شوستری کی فن شعر گوئی میں کمال کی مہارت کے اثبات کے ساتھ ساتھ ان کے فارسی اور عربی زبانوں پر تسلط کو ثابت کرتے ہوئے معاصر شعراء کے لئے یہ پیغام چھوڑتا ہے کہ ان کا مختلف زبانوں پر تسلط، فن شعر گوئی میں مہارت کے لئے کتنا ضروری ہے۔

اس شمارے کا پانچواں مقالہ "The Role of Women's Political Activity in Promoting Islamic Values and Services to Society: Ms. Farakh Khan-a Practical Example"کے عنوان سے اسلامی اقدار کے تحفظ اور فروغ، نیز سماجی خدمات کی بہم رسانی میں خواتین کے کردار کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ مقالہ عالمِ اسلام کی چند نامور خواتین کی سیاسی سماجی خدمات کو بطور عام اور مس فرخ خان کی اسلامی اقدار کے فروغ کے لئے خدمات اور مملکت خداد پاکستان میں سیاسی سماجی کردار کو بطور خاص پیش کرتے ہوئے اس امر پر تاکید کرتا ہے کہ مسلمان خواتین، جہاں اپنے خاندانی فرائض بہترین طریقے سے انجام دیتی ہیں، وہاں انہیں سماجی سیاسی فعالیت سے بھی کنارہ کش نہیں رہنا چاہیے۔ دراصل، اس مقالے کی تاکید، خواتین میں موجود اس استعداد کے نکھار پر ہے جو اسلامی اخلاقی اقدار کے فروغ اور سماجی خدمات کی انجام دہی کے حوالے سے خداوند تعالی نے انہیں ودیعت فرمائی ہے۔

یقینا مجلّہ نور معرفت کا یہ شمارہ بھی تشنگانِ علم و دانش کے لئے، معرفت و بصیرت کی سوغات بطور ارمغان لائے گا۔

مدیر مجلّہ،
ڈاکٹر محمد حسنین